بوذاسف

از

(جناب مولانا ابو محفوظ الکریم معصومی لکچرر تاریخ مدرسہ عالیہ کلکتہ)

معارف کے حالیہ شماروں میں قرآن کے صابئین اور بودھ مت کے تقابلی مطالعہ کا ایک سلسلہ[1] نظر آتا ہے، جس کا پہلا حلقہ دو قسطوں میں مولانا گیلانی مدظلہ العالی کی نگارش قلم کا نتیجہ ہے۔ مولانا نے مبادیاتی امور میں۔ اپنی وسیع و ہمہ گیر معلومات کی بنا پر۔ الجھنے کے بجائے براہ راست نفس موضوع کے متعلق اپنی تحقیق کا خلاصہ پیش فرماتے ہوئے مبادیات کو بدیہی قرار دیا اور ان سے کچھ تعرض نہیں کیا ہے، وہ مسعودی اور بیرونی کے اقوال کی روشنی میں اس نتیجہ تک پہنچتے ہیں کہ قرآن کے صابئین دراصل بودھ مت کے معتقدین تھے۔ ہمارے خیال میں یہ عظیم دعویٰ طویل بحث و نظر کا محتاج تھا اور اس بحث میں پڑنے والوں کے لئے استخراج نتائج سے پہلے بے حد ضروری تھا کہ صابئیت اور بودھ مت کی تاریخ کا صحیح جائزہ لیتے علیٰ ہذا القیاس ان اصطلاحات کی تحقیق بھی کر لیتے جن کا استعمال اس بحث میں ناگزیر ہے:

سلسلہ کا دوسرا حلقہ رنگون کے ایک ندوی فاضل کا ہے۔ اس میں اصل مسئلہ کے متعلق ہلکا سا اشارہ کرتے ہوئے بودھ مت کے بعض خاص الفاظ کی بابت مختصر طور پر مفید باتیں پیش کی گئی ہیں لیکن موضوع کی اہمیت کے لحاظ سے یہ مختصر مضمون نہ

---

[1] معارف (اعظم گڈھ): مولانا مناظر احسن گیلانی۔ ج ۷۱ ع ۲ + ۳ (۱۹۵۳ء) جناب عبدالرحمٰن ندوی: (استدراک) ۔ج ۷۲ ع ۱ (۱۹۵۳ء) جناب سید فضل اللہ۔ج ۷۲ ع ۲؛ جناب حبیب اصغر قدوائی۔ج ۷۳ ع ۱ (۱۹۵۴ء)

صرف عوام بلکہ بعض خواص کے لئے بھی اطمینان بخش ثابت نہیں ہوا چنانچہ بعد کے دو فاضل مضمون نگاروں کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ وہ مولانا گیلانی کے اصل دعوی کو تو کیا مانتے ان ابتدائی باتوں کو بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جن کو مولانا نے بدیہیات کا درجہ دیا ہے۔

ذیل میں ہمیں تین لفظ بد، بوذاسف اور سمنیہ سے بحث مقصود ہے اور ہماری تحریر کا تعلق براہ راست ان لفظوں کی لغوی تاریخ و تطور سے ہوگا،

بد سنسکرت کے الفاظ بودھی (Bodhi) = عقل، عرفان۔ بودھا (Buddha) = عارف بدھا (Buddha) = روشن ضمیر، عرفان بخشانندہ، آریائی ریشہ بدھ سے نکلتے ہیں[1]۔ ہند قدیم کی مشہور شخصیت سدھارتا سکیا منی کو جب اعلیٰ درجہ کا عرفان حاصل ہو گیا تو اس کا خطاب بُدھا اور بودھی ستوا بہ معنی صاحب عرفان و عارف النفس" قرار پایا اور اسی خطاب سے اس کی شہرت عام ہوئی۔

عربوں کی زبان پر بدھ اور بُدھا کی شکل "بُد" ہو گئی، عربی تصانیف میں بد تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے تفصیل درج ذیل ہے

(۱) بُد = گوتاما بدھ، یہ استعمال ہمارے ناقص خیال میں زیادہ شائع نہیں اسلامی مصنفین جن کا استعمال ہمارے لئے سند بن سکتا ہے وہ گوتاما کو عموماً بوداسف، البد الاول یا البد الاعظم کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ البیرونی کے الفاظ[2]: ہو البد الی بلاد الہند کی دلالت گوتم کی شخصیت پر ہو سکتی ہے لیکن قدرے تامل سے واضح ہوتا ہے کہ اس استعمال میں نبی یا رسول سے قریب تر مفہوم کا اعتبار ملحوظ رہا ہے اسی طرح شہرستانی کے قول: تحریا البدۃ[3] الی ارض الہند لفظ بددہ (بصیغہ جمع)

---

[1] J. G. R. Forlong: Faiths of Man: 346-1906
[2،3] معارف: ۲/۷۲ ص ۹۹

انبیاء و رسل کے مفہوم کو متضمن ہے گویا بد یا بددہ شہرستانی یا البیرونی کے استعمال میں بھی گوتم کی معہود شخصیت کے لئے کچھ خاص نہیں۔ لہذا لفظ بد کی دلالت گوتم پر عرف عام کے لحاظ سے تسلیم کی جاسکتی ہے اور بس، یہ دعوی کہ گوتم بدھ کے لئے عربی میں بُد کا استعمال ہے اور ثبوت میں مذکورہ عبارتوں کو پیش کرنا قطعاً غلط ہے۔ بدھا کے لئے البد (بلا قید زائد) کا استعمال عربی میں بہت نادر ہے اور ہمارے علم میں ابن الندیم صرف ایک جگہ گوتم کے لئے لفظ بد کا استعمال[2] کرتا ہے:

شہرستانی کے سابقہ الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ بدھا ہونے والی ہستیوں (Buddhes Successive) کا ذکر کر رہا ہے، یہی وجہ ہے کہ وہ گوتم کو "بد اول" قرار دیتا، اور اس کا نام "شکمین[3]" بتاتا ہے؛ جو بظاہر "سکیا مونی" کی تعریب ہے؛ شہرستانی کے پیشرو بھی اس نظریہ سے واقفیت رکھتے تھے چنانچہ ابن ربن طبری کتاب الدین والدولہ[4] کے ابتدائی صفحات میں مذاہب قدیمہ کا جائزہ لیتے ہوئے ہند کے بددہ (عرفانی ہستیوں) کا ذکر کرتا ہے؛ اسی طرح مسعودی کی مروج الذہب میں ہمیں اس نظریہ کا اجمالی ذکر ملتا ہے؛ پالی مصادر اور سنسکرت ماخذ "مرکب صغیر" (Little Vehicle) سے متفقہ طور پر بدھوں[5] کا تعدد ثابت ہے اور اس حد تک یہ مسئلہ قدیم اجماع کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کی تائید اثری شہادتوں سے بھی ہوتی ہے؛ البتہ پالی مصادر میں بدھوں کی فہرست بہت طویل ہے جس میں آخر کے صرف چھ نام سنسکرت ماخذ سے متفق ہیں؛ پالی مصادر کی رو سے معلوم ہوتا ہے کہ سکیا مونی (گوتم بدھ) سے پہلے گزرنے والے بدھوں کی تعداد چوبیس[6] ہے؛ ان میں سے ایک بدھا کوناگامانا[6] (Konaga mana) کے "استوپا" کی زیارت اشوکا نے کی تھی یہ اطلاع اشوکا کے ایک پتھر سے

---

[1] معارف: ۲/۷۲ ص ۹۹ [2] کتاب الفہرست: الفن الاول: ص ۳۴۶ مصر ص ۳۴۶ یورپ [3] طبعہ منغانا؛ ص ۵ [4] Ency Brit. IV, 327 [5] Ency of Relig. & Ethics II, 739 29th edition.

حاصل ہوتی ہے جو انیسویں صدی کے اواخر میں نیپال بوا ڈر سے برآمد ہوا تھا؛ البتہ قدیم بدھی لٹریچر میں اس بات کا سراغ نہیں ملتا کہ کسی سابق بدھا کے نقش قدم پر چلنے کی دعوت خود گوتم بدھ نے دی ہو یا اس کے کسی خاص چیلے نے ماضی کے کسی بدھا کا حوالہ دیا ہو؛ بہر حال ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ جہاں عرب مؤرخین البد کا لفظ نبی یا مرسل کے مفہوم میں استعمال کرتے ہیں وہاں گوتم بدھ کے سوا کسی اور کو مراد لیتے ہیں، نہیں وہ غالب گمان یہی ہے کہ گوتم کو مراد لیتے ہیں البتہ وہ اس کے علاوہ بدھوں کے بارہ میں بھی بطریق اجمال ضرور واقفیت رکھتے ہیں۔ اور بہت ممکن ہے کہ بدھا کو طوفان نوح سے قبل بتانے والوں کا منشا گوتاما سے پہلے کے بدھوں کے وجود ظہور کا نظریہ ہو ہمارے اس خیال کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ مسعودی اہل ہند[1] کی تاریخ کی ابتدار "البدا الاول" کے ظہور سے بتلاتے ہوئے ناقل ہے کہ اس کے ظہور پر ۱۲۰۰ × ۳۶۰۰۰ سال گزر چکے ہیں اور شہرستانی[2] اس کی تاریخ پانچ ہزار برس قبل ہجرت بتاتا ہے؛ خود بودھ مت کی تاریخی روایات کا یہ حال ہے کہ چین کے بودھیوں کے قدیم دعوی کے مطابق گوتاما ۱۰۲۷ ق م تک زندہ رہا اور تبت والوں کے حساب کی رو سے ۲۰۰۰ ق م تا ۵۷۶ ق م[3] اس کا زمانہ ہے۔

(۲) بد = مندر: انسائیکلوپیڈیا آف اسلام کا مضمون نگار[4] اس معنی میں لفظ بد کے استعمال کو بہت نادر قرار دیتا ہے اور اس استعمال کی شہادت میں بزرگ بن شہریار کی کتاب عجائب الہند کی ایک عبارت کا ترجمہ پیش کرتا ہے۔ مضمون نگار کا یہ دعوی سراسر غلط ہے بد بمعنی مندر عربی تصانیف میں عام طور پر استعمال ہوا ہے؛ ابن الفقیہ کے الفاظ ہیں: الهند وقفوا الجواری علی البدّ یہاں "البد" کے صحیح معنی مندر کے ہیں ہندوستان

---

[1] التنبیہ والاشراف: ص ۱۸۹، ص ۱۷۱ طبع مصر [2] الملل والنحل [3] Faiths of: 1, 348 - 49 [4] B. Carra De Vaux. Vol: 1, 769 [4] Man

[5] آثار البلاد للقزوینی ص ـــ گوٹنجن ۱۸۴۸ء

کی دیوداسیوں کی روایت بہت مشہور ہے؛ اس سے زیادہ واضح استعمال البلاذری کی فتوح البلدان میں ملتا ہے دیبل کے مشہور بت خانہ کے ذکر میں لکھتا ہے: وکان بالدیبل بُدٌّ عظیم (دیبل میں بڑا بت خانہ تھا) اور آگے خود ہی اس لفظ کی تفسیر میں کہتا ہے:

"والبد فیما ذکروا منارۃ عظیمہ فی بناء لھم فیہ صنم لھم أو أصنام"[1]	لوگوں کا بیان ہے کہ بُد اہل ہند کے معبد جس میں ان کے بت رکھے ہوتے ہیں اسی کے بڑے مناڑ کو کہتے ہیں"

محمد بن قاسم نے رور پر صلحاً قبضہ کیا تھا شرائط صلح میں اس بات کی تصریح تھی کہ لا یعرض لبدّھم[2] یعنی مندروں کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ بد کی واضح تر تشریح بلاذری کے ان الفاظ میں ملاحظہ ہو:۔

ما البدّ[3] الا ککنائس النصاریٰ والیھود وبیوت نیران المجوس	"بد عیسائیوں کے کنیسہ، یہودیوں کے معبد اور آتش پرستوں کے آتش خانہ کی طرح ہوتا ہے"

غرض بد، مندر کے مفہوم میں عرب تصنیفات میں اس قدر شائع ہے کہ اس کی ندرت کا وہم وگمان بھی نہیں ہو سکتا؛

(۳) بلما = بت، مورت؛ اس استعمال میں بدھا کی مورتی کی تخصیص نہیں عرب سیاحوں کی زبان پر سند وہند کی ہر قسم کی مورتیوں کے لئے بُدّ اور بصیغہ جمع بددہ رائج رہا ہے۔ ہماری تاریخوں میں بھی یہ لفظ بلا تخصیص بتوں کے لئے مستعمل ہے: البلاذری کے بیان سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بتوں کے علاوہ ہر وہ چیز جس کی عبادت اہل ہند کیا کرتے تھے وہ بھی بد سے تعبیر کی جاتی تھی اس کے الفاظ ملاحظہ ہوں:۔

وکل شئی اعظموہ من طریق العبادۃ فھو عندھم بُدٌّ والصنم	ہر وہ چیز اہل ہند جس کی عظمت دل میں رکھتے ہیں وہ ان کے یہاں بد کہلاتی ہے اور بت بھی بد ہے

[1] فتوح البلدان: صفحہ ۴۳۶ طبع دی خوید ۱۸۶۶ء [2] ایضاً صفحہ ۴۳۹ [3] ایضاً صفحہ ۴۳۹ نیز صفحہ ۴۴۰، صفحہ ۴۴۵ [4] ایضاً

بلاذری کا سیاق بتاتا ہے کہ بد کا استعمال اس معنی میں عربوں کا ذاتی تصرف نہیں تھا بلکہ خود اہل سندھ بھی اس معنی میں اس کا استعمال کرتے تھے اور انھیں سے عربوں نے اس لفظ کا استعمال سیکھا؛ بہر حال کہنا یہ ہے کہ عربی تصانیف میں لفظ بد کا تیسرا استعمال اس حد تک عام ہے کہ اس کے بدیہی ہونے میں شبہ نہیں تاہم مزید شہادتیں دو معتبر مصنفوں کی پیش کر دی جاتی ہیں۔

(الف) ابو عبد اللہ محمد بن احمد خوارزمی کتاب مفاتیح العلوم میں قمطراز ہے :-

البد: وھو صنم الھند الاکبر الذی یحجونہ، و یسمی کل صنم بدا[1]	بد: ہند کا سب سے بڑا بت جس کی وہ زیارت کرتے ہیں اور ہر بت بد کہلاتا ہے۔

(ب) ابن الندیم - کتاب الفہرست میں ایک خاص باب اس عنوان سے قائم کرتا ہے: اسماء مواضع العبادات ببلاد الھند وصفت البیوت وحالۃ البددۃ[2] - اس باب میں اس نے مشہور مندروں اور ان کی مورتیوں کی مفصل کیفیت لکھی ہے؛ مانکیر، سنہری سرحد (ملتان) قمار اور مدینۃ الصنف کے مندروں اور بتوں کے بیان میں بار بار بد اور بددہ استعمال کیا ہے؛ اخیر میں ایک ذیلی عنوان الکلام علی البد کا باندھا ہے اور بد کی تشریح میں اہل ہند کے مختلف آرا و اہوا، کو بیان کیا ہے اس کے الفاظ کے ضروری اجزا، مندرج ذیل ہیں :-

اختلف الھند فی ذلک فزعمت طائفۃ انہ صورۃ الباری تعالیٰ جدہ وقالت طائفۃ صورۃ رسولہ الکریم (وقالت طائفۃ هو)[3] صورۃ بوذاسف الحکیم الذی	اہل ہند اس (بد) کی تشریح میں مختلف خیال رکھتے ہیں ایک گروہ اس کو باری تعالیٰ کی صورت سمجھتا ہے تو دوسرا اس کو رسول کی صورت کہتا ہے؛ ــــــ اور ایک گروہ اس کو بوذاسف

۱؎ طبعہ فان فلوتن ص۱۲۳ ۱۸۹۵ء ۲؎ طبعہ مصر ص۴۸۴ ۳؎ الفہرست ص۴۸۶

انما هم من عند الله جل اسمه ——— وحكى بعض من يصدق عنهم ان لكل ملة منهم صورة يرجعون الى عبادتها ويعظمونها وان البد اسم للجنس والاصنام كالانواع

حکیم کی مورتی کہتا ہے جو ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا تھا:——— اور بعض معتمد ناقلین کا بیان ہے کہ اہل ہند کے ہر مذہبی طائفہ کی ایک خاص مورتی ہوتی ہے جس کی وہ عبادت و تعظیم کرتا ہے اور بد کا لفظ بطور اسم جنس ہے جو مختلف اصنام کو شامل ہے۔"

بوذاسف

بودھی ستوا (Bodhisattva) = جس شخص کا جوہر باطن، عرفان محض ہو بہ الفاظ دیگر "عارف النفس" یہ تشریح اصل مفہوم سے قریب تر سمجھی گئی ہے؛ ورنہ تاریخی طور پر اس لفظ کے معنی "طالب حق" یا "طالب عرفان" یعنی مستقبل میں بدھا ہونے والی ہستی کے ہیں۔ اسی لفظ کی شکل قدیم ایرانی لٹریچر میں بوتاسست[1] (Bwtasast) ہے: پہلوی کے ذریعہ یہ لفظ عربی میں بہ شکل "بوداسف" منتقل ہوا اور ب و ی کی مشاکلت کی بنا پر اس کی ایک شکل "یوداسف" بھی بنی۔ مسیحیوں کا سینٹ جوسا بہت (St. Josaphat) جس کی یادگار میں یونانی کلیسا نے ۲۶ راگست کا دن مقرر کیا اور روما کے (sister church) نے ۲۷ رنومبر کا خاص دن رکھا اس کی اصلیت بھی اہل تحقیق کے فیصلہ کے بہ موجب سنسکرت کا "بودھی ستوا" ہے۔ گوتم بدھ نے اپنی ریاضت کے دوران میں "بودھی ستوا" کا خطاب پایا تھا؛ اس لفظ کے اصل مفہوم کا اگر لحاظ رکھا جائے تو "بدھا" بننے کے بعد بھی گوتم بدھ پر یہ خطاب بالکل چسپاں رہا۔ عرب مصنفین عام طور پر گوتاما کو بوذاسف لکھتے ہیں اور مسعودی،[2] بیرونی، ابن الندیم، الخوارزمی بیگ زبان اس کو ہندی الاصل قرار دیتے ہیں۔ مسعودی کا بیان بوذاسف کے متعلق بہت صاف

---

[1] Ency of Relig II-739 [2] انسائیکلوپیڈیا آف اسلام: ج ۱ ص۷۱۱ بحوالہ ترجمہ دیستان از جے ڈرمسٹیٹر ج ۲/۲۵۹ [3] Ency of Relig VII-568 [4] معارف: ۲/۴۲: ص ۹۶، ص ۹۷

اور صریح ہے اور اسی کا بیان مولانا گیلانی کے پورے مضمون کا سنگ بنیاد ہے۔

"بوذاسف[1] کا ظہور ہندوستان میں ہوا وہ ہندی تھا سرزمین ہند سے سندھ آیا پھر سجستان اور زابلستان کی سیر کی جو فیروز بن کبک کا قلمرو تھا پھر سندھ سے کرمان تک کا سفر کیا اور نبوت کا دعویٰ کیا اپنے کو اللہ کا رسول اور خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ بتایا وہ طہمورث بادشاہ فارس کے اوائل عہد میں یا جمشید کے زمانہ میں فارس آیا۔ صابئہ کے مذہب کو اول اسی نے ظاہر کیا جیسا کہ اسی کتاب (مروج) میں ذکر گزرا ہے"؛ (مسعودی)

ابن الندیم کا قول لفظ بد کی تحقیق میں گذر چکا ہے کہ وہ بدھا کو بوذاسف الحکیم کہتا ہے پھر اس نے سمنیہ کے مذاہب کے بیان کے لئے الگ عنوان اختیار کیا ہے اور بوذاسف کو سمنیہ کا نبی قرار دیا ہے؛ اس کا بیان جس کتاب سے ماخوذ ہے وہ اس مذہب کے دستور کی حیثیت رکھتی تھی اور جیسا کہ آئندہ سطروں میں وضاحت کی جائے گی عرب تصانیف میں سمنیہ سے بودھ مت کے معتقدین مراد ہوتے ہیں۔

الخوارزمی، مفاتیح العلوم میں لفظ سمنیہ کی شرح میں کلدانیوں کو صابی قرار دیتا ہے اور لکھتا ہے کہ "یہ لوگ[2] بوذاسف کو جو ہندوستان میں ظاہر ہوا تھا اپنا نبی بتاتے ہیں"

حمزہ اصفہانی طہمورث کے عہد پر روشنی ڈالتا ہوا ذکر کرتا ہے کہ اسی کے عہد میں ایک شخص بوداسف کے ماننے والوں نے روزہ رکھنے کا طریقہ نکالا[3] حمزہ نے بوداسف کی وطنیت ظاہر نہیں کی ہے۔ اس کی خاموشی کا خاص سبب یہ ہے کہ تاریخ کا تفصیلی بیان اس کی کتاب کے موضوع سے خارج ہے۔ بوداسف کی ایک اور شکل عربی میں بوداسب ہے جو ہمیں مسعودی کی کتاب التنبیہ والاشراف[4] میں ملتی ہے۔

ایک فاضل مضمون نگار[5] شہرستانی اور البیرونی کی عبارتیں نقل کرتے ہیں اور اپنی

---

[1] مروج الذہب: (برحاشیہ نفح الطیب مصر) ج ۲/ ۳۸؛ [2] ص ۳۶؛ [3] سنی ملوک الارض: صفحہ ۲۴ طبعہ کاویانی۔ برلن ۱۳۴۰ھ [4] صفحہ ۳۸ صفحہ ۷۹ مصر [5] سید فضل اللہ: معارف ۲/ ۱۹۲۲ء صفحہ ۹۶

تحقیق کا نتیجہ حسب ذیل لفظوں میں پیش کرتے ہیں۔

"اس سے معلوم ہو (؟) کہ بدھ کی تعریب بد یا بدوہ ہے نہ کہ بوذاسف؛ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عربی کتابوں میں بدھ بلا تصرف تعریب استعمال کرتے ہیں کوئی شہادت ہمارے پاس ایسی نہیں جس سے سمجھا جائے کہ بوذاسف بدھ کا معرب ہے، عربی کتابوں میں جہاں بدھ کے حالات لکھے ہیں اس کو بدھ سے تعبیر کرتے ہیں اور بوذاسف کو بوذاسف سے

(معارف ج ۲۷ ص ۹۹)

مضمون نگار کا یہ دعوی کہ بوذاسف، بدُھ کی تعریب نہیں، صحیح ہے اور یہ بھی بجا ہے کہ بدھ کی تعریب بد ہے لیکن تعریب کی دوسری شکل بدوہ (بالواؤ) کو قرار دینا محض غلط ہے؛ شہرستانی کی عبارت میں۔ بدوۃ۔ بصیغۂ جمع وارد ہے۔ جس سے صریح اشارہ بدھا ہونے والی مختلف ہستیوں کی طرف ہے۔ اور سخت حیرت ہمیں اس دعوی پر ہے کہ "عربی کتابوں میں بدھ بلا تصرف تعریب استعمال کرتے ہیں اور بدھ کو بدھ سے تعبیر کرتے ہیں نہ کہ بوذاسف سے"۔ عربی کتابوں کا صریح استعمال تصریحات بالا سے واضح ہے جن کی روشنی میں اس فاضلانہ دعوی کی حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے۔

سمنیہ یہ بودھ مت کے معتقدین کے ایک خاص طبقہ کا نام ہے؛ لیکن ہمارے مورخین اس کا اطلاق بودھیوں پر بلا تخصیص کرتے ہیں۔ البیرونی کے بیان کے مطابق اہل خراسان بوذاسف کے متبعین کو "شمنان" کہتے تھے[1]۔ بودھ مت کی اشاعت ایران اور مشرق قریب میں جس کا ذکر ڈوزی[2] نے کیا ہے محل تعجب نہیں کہ خود بیرونی کے سابقہ بیان سے خراسان میں اس مذہب کا وجود قدیم زمانہ سے مترشح ہے؛ اور وہ ایک موقع پر بصراحت لکھتا ہے کہ زردشت سے بیشتر خراسان، فارس اور موصل میں مذہب سمنیہ (بودھ مت) پھیلا ہوا تھا[3] اس کے ساتھ ہی ابن الندیم کا یہ بیان ملاحظہ

[1] معارف ۳/۱۷ صلاا [2] ایضاً: صنے ۱ [3] الہند صنا

ہوکہ "سمنیہ کا نبی بوذاسف تھا اور قبل اسلام زمانۂ قدیم سے ماوراء النہر کے لوگ اسی مذہب کو مانتے آئے تھے۔ لفظ سمنیہ کی تحقیق میں اس کے الفاظ صرف اس قدر ہیں کہ سمنیہ کی نسبت سمنی کی طرف ہے؛ اور الخوارزمی[۲] لکھتا ہے: ھم اصحاب سمن (سمنیہ سمن کے ماننے والے ہیں)

سمنی اور سمن کی اصلیت بلاشبہ پالی سمانو (samano) یا پراکرت سمنا (Samana) ہے۔ جو اصطلاح میں بودھ مت[۳] کے مبلغین کا لقب ہے۔ اس لفظ کی اصل سنسکرت سرمنا (cramana) ہے۔ یہ لفظ بودھ متی کی اشاعت کے ساتھ مختلف قوموں کی زبان پر تھوڑی ترمیم کے ساتھ رائج ہوا؛ صغدی اور سجستانی میں یہی لفظ فارسی کے شمن کا ہم آواز تھا؛ چینی زبان میں اس کی شکل[۴] شامن (Shamen) تھی؛ سمن اور سمنتا، تبت کے بودھیوں کے ایک دیوتا "اوالوکیت ایشورا" (Avalokitesvara) کا دوسرا نام تھا جس کی نسبت سے یہ لوگ بھی سمن کہلاتے[۵]؛ ترک، تاتار اور منگول کے عقیدہ میں ان کا سب سے بڑا دیوتا تنگری (Tangri) مشرق کی خبیث ارواح سے برسرپیکار رہنے والی ایک مخصوص جماعت کا خلاق مانا جاتا تھا یہ جماعت "شمن" کہلاتی تھی۔

ایک یورپین[۶] محقق کی رائے ہیں صغدی یا سجستانی کے واسطہ سے یہ لفظ فارسی زبان میں داخل ہوا، شمن = بت پرست، فارسی کا مشہور لفظ ہے جو عام طور پر اسی معنی میں مستعمل رہا ہے اور مستند فارسی شعراء مثلاً رودکی، سنائی، شمس فخری، انوری وغیرہ کے کلام میں ملتا ہے؛ طبقہ قدیم کا ایک شاعر کوکبی مروزی کہتا ہے:

نگاہ کن بگلِ سرخ ناشگفتہ تمام　　چو لعبتے کہ شمن را ہمی نماز کند

---

۱ الفہرست ص ۴۸۴ ۲ مفاتیح: ص ۲۳ ۳ V.F. Buchner Faiths of man iii, 234 ۴ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام ج ۴ (لفظ شمن) ۵ Anglo Eng. Dict. Vol. VIII, 616; Oxford 1914.

(لباب الالباب عوفی ج۲)

اور مجیر بیلقانی کا شعر ہے:

مست بر خاستہ ترکی کہ سپہرش ہندو ست خواب نا کردہ بتے کش دل خاصا شمن است[1]

البیرونی کے مذکورہ بیان میں "شمنان" اسی لفظ کی جمع ہے اور ہماری تفصیل سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ عربی کے سمن، سمنیہ اور فارسی کے شمن دونوں کا منبع اگرچہ ایک ہے ان میں اتنا فرق ضرور ہے کہ فارسی میں اس لفظ کا داخلہ براہ راست پالی یا سنسکرت سے نہیں ہوا جب کہ عربی میں غالب گمان یہی ہے کہ براہ راست پالی یا پراکرت سے آیا البلاذری فتوح السنہ کے باب میں سمنیہ اور سمنیوں کا ذکر کرتا ہے[2]؛ ہماری کتب کلامیہ میں جو سمنیہ کا لفظ مستعمل ہے کوئی وجہ نہیں کہ اس کو اہل خراسان کے شمنان سے ماخوذ قرار دیں یا سومنات کی طرف منسوب سمجھیں[3]؛ یہ بھی واضح رہے کہ سمنیہ کا لفظ بودھ مت کی اصطلاح میں جس خصوصیت کا حامل ہے وہ اسلامی مصنفین کے استعمال میں ختم ہو جاتی ہے؛ البیرونی مسعودی، البلاذری، ابن الندیم اور خود الخوارزمی جس کے اسلوب سے ظاہر ہے کہ وہ بودھ کے عام متبعین کو سمنیہ کا نام دینا نہیں چاہتا ان سب کی تحریریں ثبوت کے لئے کافی ہیں؛ کہ عرب بودھ کے عام متبعین کو سمنیہ کہتے ہیں۔ لہذا یہ دعویٰ کہ ــــــ "بودھا کے ہر پیرو کو شمنان نہیں کہہ سکتے"[4] ناقابل اعتنا ہے ہم ان مصنفین کے استعمال کو غلط نہیں کہہ سکتے اور کسی زبان میں جب اجنبی الفاظ داخل ہوتے ہیں تو صوتی ترمیم کے ساتھ ان کے مفہوم میں کچھ ردّ و بدل مثلاً تعمیم یا تخصیص کا وقوع کچھ عجیب نہیں۔

---

[1] قصیدہ در مدح سلطان ارسلان بن طغرل: راحۃ الصدور ص۳۱۳ گب میموریل سیریز؛

[2] ص ۴۳۷، ۴۳۰ طبعہ دی خویہ

[3] معارف ۳/۷۱ ص۱۶۷، ص۱۶۷ (حاشیہ)

[4] معارف: ۱/۷۲، ص۱